فتویٰ نمبر:[۵۶۵] تاریخ:[۲۰۲۴/۰۸/۱۷]

مفقود الخبر کی بیوی کتنی دیر انتظار کرے گی؟

سوال

محترم مفتی صاحب عرض ہے کہ میرا بہنوئی جاوید جو کہ سال ۲۰۰۹ کو ائیر پورٹ جارہا تھا کہ پشاور میں ایک ہوٹل سے نامعلوم افراد نے اپنے دو ساتھیوں سمیت غائب کیا۔ ۲۰۰۹ سے لے کر اب تک جاوید کے والد اور خاندان کے افراد نے ریاست کا ہر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کہیں سے بھی انصاف نہیں ملا۔ اغوا کے بعد اب تک تقریباً ۱۵ سال میں ایک دفعہ بھی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کی زندہ یا وفات کا کسی کو خبر ہے۔ میری بہن اس کے اغوا کے بعد ابھی تک اس کے نکاح میں ہے۔ ہمیں ہر طرف سے ہر محاذ پر مایوسی ہو چکی ہے لیکن ابھی تک ان کے زندہ یا فوتگی کے کوئی ٹھوس شواہد موجود نہیں ہیں۔ تو ایسی حالت میں اسلام کیا درس دیتا ہے، ہمیں کیا کرنا چاہیے اس حوالے سے اسلام کے کیا احکامات ہیں؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

اس صورت حال میں چونکہ آدمی بالکل ہی غائب ہے، اسکو گم ہوئے پندرہ سال ہو گئے ہیں، وہ یقینا مفقود الخبر کے حکم میں ہے۔ اور مفقود الخبر کے لیے مختلف فقہاء نے مختلف مدت بتائی ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ مدت علاقوں کے اعتبار سے مختلف (کم یا زیادہ) ہو سکتی ہے۔ یعنی عدالت اور قاضی حالات و واقعات کو دیکھ کر جتنی مدت مناسب سمجھے مقرر کر سکتا ہے، البتہ یہ خیال رہنا چاہیے کہ یہ مدت ایک سال سے کم نہ ہو اور چار سال سے زیادہ نہ ہو۔

عورت اپنے خاوند کی گمشدگی کا مقدمہ عدالت میں دائر کروائے اور پھر عدالت کے تمام ذرائع کا استعمال اور تحقیق کرنے کے باوجود بھی اگر اسکی کوئی خبر نہ ملے تو عورت زیادہ سے زیادہ چار سال اپنے خاوند کا انتظار کرے، اس کے بعد بھی اگر خاوند کی کوئی خبر نہیں ملتی تو اس صورت حال میں اس عورت کا حق ہے کہ وہ اس سے جدا ہو جائے۔ یہ عورت دو طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ اپنا کر الگ ہو سکتی ہے:

۱: وہ عدالت میں فسخ نکاح کا مطالبہ کرکے اس شوہر سے فارغ ہوجائے اور ایک حیض عدت گزار کر آگے نکاح کرلے۔

۲: یا وہ عدالت سے مفقود الخبر میت کی ڈگری لے اور چار مہینے دس دن عدت گزار کر اس سے فارغ ہوجائے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک خاتون کا شوہر لاپتہ ہوگیا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے اسے چار سال انتظار کا حکم دیا، چار سال بعد وہ دوبارہ آئی، آپ نے فرمایا: چار ماہ دس دن مزید انتظار کرو، اور اس کے بعد فرمایا:

"أين وليُّ هذا الرجل؟ فجاؤوا به، فقال: طلِّقها، ففعل، فقال عمر: تزوجي من شئت".

’اس شخص کا ولی کدھر ہے؟ ولی کو لایا گیا، اس سے خاتون کو طلاق دلوائی اور کہا کہ اب آپ جس سے چاہیں آگے نکاح کرسکتی ہیں‘۔

[مصنف عبد الرزاق ۷/۴۷، وصححه غير واحد. انظر الإرواء للألباني: ۶/۱۵۰ برقم: ۱۷۰۹]

عدالت میں کیس دائر کیے بغیر خود بخود گھر بیٹھے ہی کچھ مدت گزرنے کے بعد فیصلہ کرلینا یہ درست نہیں ہوگا۔

مفقود الخبر خاوند کی بیوی کے لیے صرف ۴ سال کا انتظار ہی کافی تھا، اب تو پندرہ سال ہوگئے ہیں۔ لہذا یہ عورت مذکورہ دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت اختیار کرکے اس سے الگ ہوسکتی ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد إدریس اثری حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ عبد الحنان سامرودی حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ